رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

قیمت ششماہی اندرون ہند

قیمت ششماہی بیرون ہند

نمبر ۱۱۱ | مورخہ ۶ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

ظالم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا
موجودہ پرفتن ایام کے متعلق خواب
چندہ تحریک جدید میں جماعت احمدیہ
بیرون ہند کا حصہ
مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام
گوجرانوالہ انصار اللہ کا جلسہ
اشتہار، خبریں

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱۰ مارچ بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۹ مارچ سے بعارضہ سوزش پیشاب پھر بیمار ہیں ۔ بعض وقت پیشاب بند ہوجاتا ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

۹ مارچ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم ۔ اے مبلغ اسلام لنڈن کی ہمشیرہ کا رخصتانہ ہوا ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی ۔ اور دعا کی ۔ اور بھی بہت سے اصحاب مدعو تھے ۔

مقامی جماعت احمدیہ کا یوم التبلیغ

۱۰ مارچ سنہ ۳۵ء کو مقامی جماعت احمدیہ نے غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے لئے خاص انتظام کیا ۔ قریب قریب کے دیہات سے گزر کر جہاں گزشتہ سال کے یوم التبلیغ پر تبلیغ کی گئی تھی ۔ دور کے دیہات کو پیش نظر رکھا گیا ۔ وفود کی صورت میں جانے والے اصحاب اپنے اپنے محلوں کی مساجد میں صبح کی نماز پڑھنے اور پھر دعا کرنے کے بعد مختلف جہات میں روانہ ہوگئے ۔ جن کے پاس سائیکل تھے ۔ وہ زیادہ دور بھیجے گئے ۔

اس انتظام کے ماتحت تبلیغ کے لئے جانے والوں کی تعداد کا اندازہ آٹھ سو کے قریب لگایا گیا ہے ۔ ان کے علاوہ وہ اصحاب جو پہرہ پر مقرر تھے ۔ انہوں نے انفرادی طور پر تبلیغ کی ۔ دو ہزار کے قریب اردو ۔ اور گورمکھی تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کرنے کے لئے احباب اپنے ساتھ لے گئے ۔

قادیان کے اچھوت مردوں اور عورتوں کو جن کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب تھی ۔ کھانے کی دعوت دی گئی ۔ اور انہیں حضرت مولوی شیر علی صاحب ۔ اور مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے تبلیغ کی ۔ اچھوت عورتوں کو کھانا کھلانے میں لجنہ اماء اللہ نے کافی امداد دی ۔ تمام احمدی اصحاب نے اپنی دوکانیں ۔ اور کاروبار بند کر کے تبلیغ میں حصہ لیا ۔ البتہ دفاتر کھلے رہے ۔

ضروری اعلان

جن لوگوں نے اپنی رخصتیں تبلیغ کے لئے وقف کی ہیں ۔ وہ مہربانی فرما کر بہت جلد اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پتوں سے دفتر

ظالم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے

فرمودہ یکم مارچ ۱۹۳۵ء

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
مَیں نے پچھلے جمعہ کے خُطبہ میں یہ ذکر کیا تھا۔ کہ ھوالذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم ایٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ میں

الملک القدوس العزیز الحکیم کی تفسیر

بیان کی گئی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ کے ملک قدوس۔ عزیز اور حکیم ہونے کی تسبیح دُنیا کر رہی ہے۔ اور مثال یہ دی گئی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب کے لوگ تسبیح۔ تحمید اور توحید سے بالکل خالی تھے جس طرح ماں کے پیٹ سے پَیدا ہونے والا بچہ علُوم سے خالی ہوتا ہے۔ ویسے ہی وُہ لوگ

رُوحانی علوم اور نیکی و تقویٰ

سے خالی تھے۔ اور ان کو دیکھ کر کوئی یہ خیال بھی نہیں کر سکتا تھا کہ ان میں سے ایسے لوگ پَیدا ہو جائیں گے۔ جو اللہ تعالےٰ کی تسبیح اور تحمید کو دُنیا میں پھیلائیں گے۔ ایسی حالت میں اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کی

بعثت کی برکت

سے عرب کے وُہ لوگ جن کا گزارہ ہی شرک پر تھا۔ اور جو توحید کے نام تک سے ناواقف تھے۔ اللہ تعالےٰ کی ایسی تسبیح اور تحمید کرنے لگ گئے۔ کہ دُنیا حیران رہ گئی۔ وُہ لوگ اس سے پہلے ضلال مبین میں تھے۔ اور ان کو دیکھنے والا ہر شخص یہ خیال کرتا تھا۔ کہ یہ کبھی ہدایت کا راستہ نہیں پا سکتے۔ ایک گمراہی مشتبہ ہوتی ہے۔ اور ایک صاف نظر آتی ہے۔ ایک ہندُو جو رات دن عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔ محبت الٰہی پر تقریریں کرتا ہے۔ اپنی زندگی غربار کی پرورش کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ اپنے مال و دولت سے حاجتمندوں کی حوائج پُوری کرتا ہے۔ ہمیشہ سچ بولتا ہے۔ جھُوٹ سے پرہیز کرتا ہے۔ چوری۔ ڈاکہ۔ فساد۔ خونریزی۔ بغاوت سے مجتنب رہتا ہے۔ ایسے انسان کے متعلق اگر کسی ایسے مسلمان کے سامنے جو ساری صَداقت کو اسلام میں ہی سمجھتا ہے۔ سوال کیا جائے کہ اس ہندُو کو تم کس طرح گمراہ کہتے ہو۔ تو اس کے لئے اس کی

گمراہی کا ثابت کرنا

مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عیسائیوں میں بھی ایسے لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ توحید کے قائل ہیں۔ دُنیا کے آرام کے لئے خود تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ ایسے ایسے جنگلی علاقوں میں پہنچ کر جہاں کے رہنے والے دوائی کا نام نہیں جانتے۔ لوگوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مردم خوروں میں جا پہنچتے ہیں۔ ایک کو وُہ کھا لیتے ہیں۔ تو دُوسرا سامنے آ جاتا ہے۔ ان کے متعلق اگر سوال کیا جائے۔ کہ ان کے متعلق تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ یہ گمراہ ہیں تو ان کی گمراہی کو ثابت کرنا مشکل ہو گا کیونکہ ان میں بہت سی

ہدایت کی باتیں

ہوتی ہیں۔ اس لئے تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے:۔
جب نُور اور ظلمت ملے ہُوئے ہوں۔ تو ان میں امتیاز کرنے میں غلطی لگ سکتی ہے۔ شام کے وقت جب سُورج غروب ہو چکا ہو۔ اگر دریافت کیا جائے۔ کہ اس وقت اندھیرا ہے۔ یا روشنی۔ تو کئی لوگ کہدیں گے۔ اندھیرا ہے۔ اور کئی روشنی بتائیں گے۔ اسی طرح صبح جب پَو پھُوٹ چکی ہو۔ لیکن سُورج ابھی نہ نکلا ہو۔ تو کئی کہدیں گے۔ دن چڑھ گیا ہے۔ اور کئی کہیں گے ابھی نہیں چڑھا۔ کیونکہ اس وقت امتیاز مشکل ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ

مکّہ کے لوگوں کی گمراہی

مُشتبہ نہ تھی۔ یہ نہیں۔ کہ ان کے اعمال میں خرابی تھی۔ لیکن عقائد درست تھے۔ یا عقائد میں خرابی تھی۔ مگر اعمال درست تھے یا بعض عقائد اچھے اور بعض خراب تھے۔ اور اسی طرح بعض اعمال اچھے۔ اور بعض خراب تھے۔ بلکہ ان کی گمراہی اس قدر کھُلی ہُوئی تھی۔ کہ ہر دیکھنے والا یہی خیال کرتا تھا۔ کہ یہ کبھی راستی پر نہیں آ سکتے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ان کو ہاتھ لگایا۔ تو وُہ

پیتل سے سونا

بن گئے۔ جس طرح کیمیا گر پیتل کو سونے میں تبدیل کر دیتا ہے اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ان کو ہاتھ میں لیا۔ تو وُہ چمکتا ہُوا سونا بن گئے۔ اور ہر سُنار نے کہا۔ کہ یہ خالص سونا ہے۔ یورپ والوں نے تاریخیں لکھی ہیں اور تسلیم کیا ہے۔ کہ ان کی حالت بالکل بدل گئی تھی۔ ایشیا والوں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ ایرانیوں نے بھی تسلیم کیا ہے مسلمان ابی سینیا میں پہنچے۔ اور وہاں کے لوگوں نے مان لیا۔ کہ یہ اب کچھ اور ہی ہو گئے ہیں۔ مصر میں گئے۔ ہندوستان میں آئے اور

اسی تبدیلی کی وجہ سے

جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں پیدا کر دی تھی لوگ انہیں پہچان نہ سکے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ان کے اندر یہ چاروں باتیں پَیدا ہو گئیں۔ انہیں ملکیت بھی حاصل ہُوئی۔ قدوسیت عزیزیت اور حکیمیت بھی۔ مومن کی ملکیت کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ اس کے پاس بڑی فوجیں ہوں۔ خزانے ہوں۔ وسیع سلطنت زیر نگیں ہو۔ یونی ورسٹیاں جاری ہوں۔ بلکہ اس کی حکومت رُوحانی ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو خدا کی آیات سنائیں اس کے صفات کھول کر بیان کئے۔ اور انہوں نے ان کو اپنے اندر جذب کر لیا اور اس طرح وُہ بھی روحانیت کے بادشاہ ہو گئے۔ آپ نے ان کو قدوسیت کی باتیں سکھائیں۔ اور ان کو پاک کر دیا۔ اور وُہ خود بھی پاک ہو گئے۔ اور دُوسروں کو بھی پاک کرنے والے بن گئے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ عزیز ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ان کے اندر بھی عزیزیت

پیدا کی۔ آپ نے ایک قانون مقرر کر دیا۔ کہ فجر کے وقت نماز پڑھنی ہے۔ اب ہر صبح ہر ایک مومن اٹھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ ظہر کی نماز ہے۔ جب اس کا وقت ہو۔ سب مومن نماز میں لگ جاتے ہیں پھر عصر کے وقت ایک خاص طرز پر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ جو وقت مقررہ پر ہمیشہ پڑھی جاتی ہے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سکھائی ہوئی عبادت میں ایسا استقلال ہے۔ اور احکام ایسے واضح ہیں۔ کہ انسان ادھر ادھر نہیں ہو سکتا۔ اور یہ عزیزیت ہے ہر مسلمان

اپنے نفس کے گھوڑے پر

مضبوطی سے سوار اسے خدا تعالےٰ کی طرف دوڑائے لئے جارہا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے علیٰ ھدیً من ربھم فرمایا ہے۔ یعنی مومن ہدایت پر سوار ہے۔ اور نفس کے گھوڑے کو قابو میں رکھتے ہوئے نیکی اور تقوےٰ کی راہ پر لئے جارہا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ حکیم ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو

حکمت کی باتیں

سکھائیں اور ان کے اندر ایسا عرفان پیدا کر دیا۔ اور ایسی عقلمندی سکھائی۔ کہ مومن بیوقوفی کی باتیں کرتا ہی نہیں۔ اسے جوش آتا ہے تب بھی عقل قائم رہتی ہے۔ اور محبت کے جذبات غالب ہوتے ہیں۔ تب بھی عقل قائم رہتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن اگر کسی سے محبت کرتا ہے۔ تو ایسے رنگ میں کہ خیال رکھتا ہے۔ ممکن ہے کل یہ میرا دشمن ہو جائے۔ اور اگر کسی سے دشمنی رکھتا ہے تو اس خیال سے کہ ممکن ہے۔ کل یہ میرا دوست ہو جائے۔ گویا وہ

غصہ اور محبت دونوں حالتوں میں

عقل کو نہیں کھوتا۔ تین ہی حالتیں ایسی ہو سکتی ہیں۔ جو انسان کی عقل ماردیں۔

شہوات محبت اور غصہ

مگر اسلام نے ان سب حالتوں کے متعلق ایسا طریق سکھایا ہے کہ کسی میں بھی عقل نہ ماری جائے۔ مثلاً شہوات کو ہی لے لو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب آدمی اپنی بیوی کے پاس بھی جائے۔ تو خدا کا ذکر کرے۔ اور یہ دُعا مانگے اللّٰھم جنبنا الشیطٰن وجنب الشیطٰن ما رزقتنا۔ غرضکہ کوئی حالت نہیں۔ جب مسلمان عقل کو کھو ڈالیں ؛

اب فرماتا ہے واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اور جماعت کو بھی یہی تعلیم دینگے۔ اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر مبعوث کرے گا۔ اور یہ بھی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پھر تزکیہ کریں گے۔ اور حکمت سکھائیں گے۔ ان لوگوں کو جو صحابہ سے اس وقت تک نہیں ملے تھے۔ بخاری میں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت

ہے کہ کنا جلوساً عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین نزلت سورۃ الجمعۃ فتلاھا فلما بلغ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم قال لہ رجلٌ یا رسول اللہ من ھؤلاء الذین لم یلحقوا بنا فوضع یدہٗ علیٰ سلمان الفارسی وقال والذی نفسی بیدہٖ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجالٌ من ھٰؤلاء ۔ یعنی ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جس وقت سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ اور آپ نے وہ سورۃ پڑھی۔ جب آپ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم پر پہنچے۔ ایک شخص نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ وُہ کون لوگ ہیں۔ جو اب تک ہم سے نہیں ملے۔ اس پر آپ نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی پر رکھا۔ اور فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر ایمان ثریا سے بھی جا چمٹے تو ان میں سے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی اتار لائیں گے۔ اس طرح آپ نے بتا دیا۔ کہ جب اسلام مٹ جائیگا۔ تو

فارسی الاصل لوگوں میں سے

ایسے افراد پیدا ہوں گے۔ جو اسے پھر دنیا میں قائم کردیں گے۔ اٰخرین ہونے کے مدعی سوائے آپ کے دنیا میں اور کوئی نہیں۔ اور آج تک کوئی بھی مدعی ایسا نہیں گذرا۔ جس نے اس آیت کے مطابق دعویٰ کیا ہو۔ بے شک بعض بہائی کہتے ہیں۔ کہ اس کا مصداق بہاء اللہ ہے۔ مگر یہاں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دوبارہ بعثت

اور آپ ہی کی شریعت کے دوبارہ قیام کا ذکر ہے۔ اور بہاء اللہ نئی کتاب اور نئی شریعت کا مدعی ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں ایسا ہی شخص مراد ہے۔ جو قرآن کریم کی تعلیم کو پھیلائے اور اس کی خدمت کرے۔ اس کا تزکیہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تزکیہ کہلا سکے۔ اس کا کتاب سکھانا اور تلاوت آیات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو سکے۔ اور جبتک کوئی ایسا آدمی کھڑا نہ ہو۔ اس وقت تک پیشگوئی پوری نہیں ہو سکتی۔ اگر اسے بہاء اللہ پر چسپاں کر دیا جائے۔ تو یہ پیشگوئی باطل ہو جاتی ہے کیونکہ یہ آیت ہمیں بتاتی ہے۔ کہ قرآن کریم ہی دوبارہ سکھایا جائے گا۔ پس بہاء اللہ پر تو یہ پیشگوئی چسپاں ہی نہیں ہو سکتی اور فارسی الاصل

صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات

ہی باقی رہ جاتی ہے۔ اور آپ ہی نے اپنے دعویٰ کی بنیاد اس پیشگوئی پر رکھی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ شریعت اسلامیہ کو دوبارہ قائم کردوں۔ جسے لوگ بھول گئے ہیں۔ میں کوئی نیا ایمان نہیں لایا۔ بلکہ اس لئے آیا ہوں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان کو ہی دلوں میں قائم کردوں۔ اور یہی اس آیت سے ثابت ہے۔ کہ کوئی نئی چیز نہیں۔ بلکہ

محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوًا دین

ہی وہ موعود دوبارہ قائم کرے گا۔ اس کے ساتھ فرمایا۔ وھو العزیز الحکیم ہم عزیز ہیں جب ہم نے کہہ دیا۔ کہ یہ آخری تعلیم ہے۔ تو اگر دنیا کے اختتام سے پہلے ہی اس کی حفاظت اور خبرگیری چھوڑ دیں۔ تو یہ عزیز ہونے کے منافی ہو گا۔ (کیونکہ عزیز کے معنی غالب کے ہیں۔ اور غالب درمیان میں کام نہیں چھوڑا کرتے۔ کام وُہی چھوڑتے ہیں۔ جو کام کر نہ سکیں یا نفس کے غلام ہوں۔ اور شہوات انہیں ادھر سے ادھر لے جائیں۔) ایک شخص ظہر کی نماز کے فرض شروع کرتا ہے۔ اور چار رکعت پوری کر کے چھوڑتا ہے۔ تو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس میں استقلال نہیں۔ لیکن جو دو پڑھ کر ہی چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے متعلق ہر شخص یہی کہے گا۔ کہ یہ

غیر مستقل

ہے جس لڑکے کے والدین اسے انٹرنس تک ہی تعلیم دلا سکتے ہیں وُہ اگر امتحان پاس کرنے کے بعد سکول میں نہیں جاتا۔ تو کوئی شخص اُسے غیر مستقل نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اگر وہ

امتحان سے چھ ماہ قبل

ہی سکول چھوڑ دے۔ تو یقیناً غیر مستقل کہلائے گا۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جب ہم نے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو

قیامت تک کے لئے

مبعوث کیا ہے۔ تو یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ آپ کی لائی ہوئی تعلیم میں کوئی خرابی پیدا ہو۔ اور ہم اس کی اصلاح کا بندوبست نہ کریں۔ اس صورت میں تو ہم غیر مستقل ٹھہریں گے۔ جو

صفتِ عزیز کے خلاف

ہے۔ اس لئے یہ امر لازمی ہے۔ کہ قیامت سے پہلے جب بھی کوئی خرابی ہو۔ ہم ایسے لوگوں کو جو آپ کے تابع اور آپ کی نبوت کے حصہ میں شامل اور آپ ہی کے سایہ کے نیچے ہوں۔ کھڑا کرتے رہیں۔ تا

عدم استقلال کا الزام

ہم پر نہ آسکے ؛

پھر فرمایا ہم حکیم بھی ہیں۔ اس لئے جہاں بیماری دیکھتے ہیں

وہاں نسخہ تجویز کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں حکیم طبیب کو کہتے ہیں۔ لیکن عربی میں وکیل کو بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور تاجر کو بھی غرض ہر ماہر فن کو جو اپنے

فن کی تمام جزئیات

کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب موقع کام کرے۔ ماہر فن طبیب بھی حکیم کہلا سکتا ہے۔ ایسا شخص جب بیماری دیکھتا ہے تو اس کا علاج بھی کرتا ہے۔ اور مفاسد کی اصلاح کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ اگر کوئی بیمار آئے اور حکیم کہدے کہ کوئی بات نہیں جاؤ کھاؤ پیو تو وہ اسے مارنے والا ہوگا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم حکیم ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ہم خرابی دیکھیں اور اصلاح نہ کریں۔ کس قدر عجیب بات ہے کہ آج مسلمان یہ تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ مسلمان بگڑ سکتے ہیں۔ اور بگڑ چکے ہیں۔ مگر وہ یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ کہ کوئی مصلح بھی آسکتا ہے۔ اگر ان کا یہ دعویٰ ہوتا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مسلمانوں میں خرابی پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ تو یہ ایک بات تھی۔ لیکن وہ کہتے تو یہ ہیں۔ کہ مسلمان بگڑ گئے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے

بگاڑ کا کوئی علاج

اب نہیں ہو سکتا۔ بیماری تو ہے مگر صحت کے سامان مفقود ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم حکیم ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ بیماری ہو اور ہم علاج نہ کریں۔ اس کے بعد فرمایا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ یہ کوئی معمولی فضل نہیں۔ بلکہ

صحابہ کی پہلی یا دوسری جماعت

میں شامل ہونا اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ جسے چاہے دیدے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بروز کے زمانہ میں پیدا ہونا اور پھر ان کے ساتھ شامل ہونا اپنے کسی زور اور طاقت سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ فضل سے ہی ہو سکتا ہے۔ دیکھو اس وقت بھی دنیا میں

کتنے بڑے بڑے عالم

کہلانے والے ہیں۔ مگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محمد رسول اللہ علیہ وسلم کا بروز سمجھنے کے بجائے نعوذ باللہ دجال اور کیا کیا کہہ رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں تم میں سے کتنے جاہل کہلانے والے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس

فضل سے حصہ پانے کی توفیق

عطا کردی۔ پرانے زمانوں میں لوگ فلسفہ۔ منطق۔ احادیث اور تفاسیر اور کیا کیا علوم پڑھتے تھے۔ اور پھر صوفی بنتے تھے۔ اور روحانی علوم سیکھتے تھے۔ مگر آج وہ لوگ روحانی علوم سیکھتے ہیں۔ جو

بظاہر بالکل جاہل

ہیں۔ لوگ جاہل کہے جانے پر ناراض ہوتے ہیں۔ مگر میں تو خوش ہوتا ہوں۔ کیونکہ جب وہ مجھے جاہل کہتے ہیں۔ تو گویا اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ میں

خدا تعالیٰ کا ہتھیار

ہوں۔ اور جب اس نے دین کی خدمت کا مجھے موقعہ دیا تو یہ اس کا فضل ہے۔ اگر میں ان پڑھ ہونے کے باوجود علم کی باتیں بیان کرتا ہوں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے مجھے چن لیا۔ اور مجھے جاہل کہہ کر میرے مخالف گویا یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ میری باتیں میری نہیں۔ بلکہ

خدا کی سکھائی ہوئی

ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھتے ہیں۔ وہ مانتے ہیں۔ کہ ان میں بڑا علم ہے۔ حالانکہ آپ کے دشمن آپ کو جاہل کہتے ہیں۔ آپ کا درجہ تو بڑا ہے ہم جو آپ کے ادنیٰ خدام ہیں ہمارے ساتھ بھی اسی کا ہی معاملہ ہے۔ مجھے اپنے اور بیگانے جاہل کہتے چلے آئے ہیں۔ لیکن چند سال ہوئے فرانس کی رائل ایشیاٹک سوسائٹی نے جو بہت وقیع سوسائٹی ہے۔ اور جس کی ممبرشپ کا اظہار لوگ فخریہ طور پر اپنے ناموں کے ساتھ کرتے ہیں۔ میری کتاب احمدیت کا حوالہ دے کر اسلام کے متعلق ایک مضمون لکھا۔ اور میری کتاب کے متعلق لکھا۔ کہ

اسلام کے متعلق وہ تصنیف اہم ترین

ہے۔ پس میں گو جاہل ہوں۔ مگر ایسی بانسری ہوں۔ جو خدا تعالیٰ کے منہ میں ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی آواز پہنچانے والی بانسری کے متعلق کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ حقیر لکڑی ہے۔ حقیر لکڑی بھی خدا تعالیٰ کا آلہ بن کر بڑی قیمتی ہو جاتی ہے۔ لوگ پرانے بادشاہوں کی تلواروں کو بڑی حفاظت سے رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ کسی خاص لوہے کی بنی ہوئی نہیں ہوتیں۔ ان کی فضیلت اسی وجہ سے ہوتی ہے۔ کہ وہ خاص ہاتھوں میں استعمال کی جا چکی ہیں۔ پھر جو تلوار

اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں

ہو اسے فضیلت کیوں نہ ہوگی۔ بے شک ہے تو وہ لوہا مگر خدا کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت خالد بن ولید کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیف من سیوف اللہ کہا تو کوئی نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ ان کی ہتک کی گئی ہے۔ انہیں لوہا کہا گیا ہے جو بے جان چیز ہے۔ کیونکہ جو لوہا خدا کے ہاتھ میں ہو۔ وہ حقیر نہیں ہو سکتا۔ اسے خدا نے نوازا ہے۔ پس صرف جاہل کہہ دینے سے کچھ نہیں بنتا۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ

کام عالموں والے

ہیں یا نہیں ہیں اگر ہیں۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ کسی عالم ہستی کے ساتھ تعلق ہے۔

پھر واللہ ذوالفضل العظیم فرما کر یہ بتایا ہے۔ کہ جن لوگوں پر یہ فضل ہوا۔ دوسروں کو ان پر ناراض ہونے اور بگڑنے کی ضرورت نہیں۔ ہم جسے چاہیں۔ یہ فضل دے سکتے ہیں۔ واللہ ذوالفضل العظیم۔ اللہ تعالیٰ

بڑے فضلوں والا

ہے اگر اس نے دینی علوم اپنے مسیح موعود یا خلفاء کو دئے ہیں۔ تو تمہیں اس پر غصہ ہونے اور حسد کرنے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ ویسے ہی فضل تم پر بھی کر سکتا ہے۔ حسد کی گنجائش وہاں ہوتی ہے۔ جہاں ساری چیز ہی دوسرا لے جائے اور اپنے لئے اسے حاصل کرنے کا کوئی موقعہ نہ رہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کے فضل ختم نہیں ہوتے۔ آؤ اس کے

مسیح پر ایمان

لے آؤ۔ اور یہی علوم تم بھی حاصل کر سکو گے۔ حسد تو وہاں ہوتا ہے جہاں خزانہ خالی ہو جائے۔ مگر خدا کا خزانہ تو کبھی خالی نہیں ہو سکتا۔ پھر فرمایا۔ مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا۔ اے مسلمانو ہم تمہیں کتاب سکھاتے ہیں۔ آیات کی تلاوت کراتے ہیں قدوس بناتے ہیں۔ حکمت سکھاتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ایسی تعلیم دیتا ہے۔ جو

خدا کا بروز اور اس کا مثیل

بنا دیتی ہے۔ تمہارے ذریعہ خدا تعالیٰ کا ظہور دنیا میں ہوگا مگر یہ خصوصیات تمہارے اندر اس وقت تک رہیں گی جب تک حقیقی تعلق تمہارا اس کتاب کے ساتھ رہے گا۔ جب یہ نہیں رہے گا۔ تو تمہارے اندر بھی کوئی خوبی نہ رہے گی۔ اور اس کی مثال یہ دی ہے۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے بھی ایک نبی آیا۔ جس کے پاس تورات تھی۔ یعنی حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے تورات کے ذریعہ

اپنی قوم کا درجہ بہت بلند

کر دیا تھا۔ وہ قوم سانپ تھی۔ مگر اس کے ہاتھ میں آکر عصا بن گئی۔ سانپ جان لیتا ہے۔ اور عصا جان کی حفاظت کرتا ہے۔ گویا جو قوم گمراہ کرتی تھی۔

وہ خود ہادی بن گئی۔ اُن کے اندر یہ تغیر کس طرح پیدا ہوا۔ یہ تورات کے ساتھ ان کا تعلق ہی تھا۔ جس نے ان کی کایا پلٹ دی۔ اور انہیں ملک، قدوس عزیز اور حکیم بنا دیا۔ انہیں

روحانی اور جسمانی دونوں بادشاہتیں

حاصل ہوئیں۔ لیکن جب اُن کا تعلق اس کے ساتھ نہ رہا تو اُن کی یہ خصوصیات بھی ساتھ ہی مٹ گئیں۔ تورات موجود تھی۔ مگر اس سے انہیں کوئی فائدہ نہ تھا۔ کیونکہ تعلق باقی نہ رہا تھا۔ کوئی کتاب خواہ کتنی مفید کیوں نہ ہو

خالی اوپر رکھ دینے سے

فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ فائدہ اس پر عمل کرنے سے پہنچتا ہے کتاب کا موجود ہونا اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے ایسا ہی ہے۔ جیسے

گدھے پر کتابیں

لاد دی جائیں۔ کیا اس گدھے کو جس پر کتابیں لادی ہوئی ہوں۔ کوئی عالم کہتا ہے۔ اگر ایک

مزدور کے سر پر

ہیروں کی گٹھڑی رکھی ہوئی ہو۔ تو وہ امیر نہیں کہلا سکتا اسے

ہیرے اونچا نہیں کرتے

بلکہ اس کے سر کو نیچا ہی کرتے ہیں۔ اگر کسی شخص کے سر پر اڑھائی تین من سونا رکھ دیا جائے۔ تو اس سے اس کا سر نیچے جھکے گا۔ بلند نہیں ہوگا۔ ہاں اگر اتنا روپیہ اس کے پاس ہو۔ تو یقیناً وہ دنیا میں عزت پائے گا۔ اسی طرح روحانی علوم کو اگر کوئی شخص

اپنے اندر جذب

نہ کرے۔ ان کی حقیقت تک نہ پہنچے۔ بلکہ صرف چھلکے پر ہی اکتفا کرے۔ تو وہ کوئی عزت نہیں پا سکتا۔ اس لئے فرمایا یاد رکھو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنے والا ہے۔ اور اس کتاب پر عمل کر کے تم ملک۔ قدوس۔ عزیز۔ حکیم بن سکتے ہو۔ مگر مغرور نہ ہونا۔ کہ ہم ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئے ہیں۔ جس طرح یہ کتاب ملک بنا سکتی ہے۔ اسی طرح

اسے نظر انداز کر دینا

ذلیل بھی کر دیتا ہے۔ جس طرح یہ عزیز بناتی ہے۔ اسی طرح ذلیل بھی کر دیتی ہے۔ جس طرح یہ حکیم بناتی ہے۔ اسکی خلاف ورزی

پاگل اور بے وقوف

بھی کر دیتی ہے۔ جب تم قرآن کو چھوڑ دو گے۔ تو تمہاری مثال اس گدھے کی سی ہوگی۔ جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ یاد رکھو۔ کہ تم سے پہلے یہود نے ایسا کیا۔ اور ان کی حالت ذلیل ہو گئی ہے۔ اگر کسی قوم کے پاس

خدا کا کلام

نہ ہو۔ تو وہ عذر کر سکتی ہے۔ کہ پتہ نہ تھا۔ لیکن جب صداقت موجود ہو۔ تو اس کا انکار کر کے کوئی قوم سزا سے کیوں کر بچ سکتی ہے؟

اس کے بعد فرمایا واللہ لایھدی القوم الظّٰلمین۔

ھُدٰی کے معنی

رستے دکھانے یعنی کامیاب ہونے کے ہیں اور اس میں بتایا ہے کہ ظالم کو اللہ تعالےٰ کامیاب نہیں کرتا۔ جب کوئی قوم ظالم ہو جائے۔ تو اس کی کامیابی کے رستے آپ ہی آپ بند ہو جاتے ہیں۔ یہ

ایک اٹل قانون

ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ نے دُنیا میں قائم کیا ہے۔ مگر افسوس کہ لوگ بھول جاتے ہیں جس طرح موت اگرچہ یقینی ہے۔ اور ہر شخص جانتا ہے مگر پھر بھی لوگ اسے بھول جاتے ہیں۔ دنیا میں اور جتنی چیزیں ہیں۔ ان میں سے کسی کو کوئی ملتی ہے اور کوئی کسی اور سے حصہ پاتا ہے۔ آنکھیں ہیں کسی کی ہوتی ہیں۔ کوئی نابینا ہوتا ہے۔ زبان ہے کوئی بولتا ہے کوئی گونگا ہوتا ہے۔ حس ہے کسی کی ہوتی ہے۔ اور کوئی

فالج زدہ

ہوتا ہے۔ بال کسی کے ہوتے ہیں۔ اور کوئی گنجا ہوتا ہے ناک کسی کی ہوتی ہے۔ کوئی نکٹا ہوتا ہے۔ ہاتھ کسی کے ہوتے ہیں۔ اور کسی کے شل ہوتے ہیں۔ غرض

دنیا کی کوئی چیز

لے لو۔ کسی کو کوئی ملی ہوگی۔ اور کسی کو کوئی۔ لیکن موت ایسی چیز ہے۔ جس سے ہر جاندار حصہ لیتا ہے۔ مگر پھر بھی لوگ اُسے بھول جاتے ہیں۔ آخری وقت آ پہنچے۔ تب بھی یہی امید ہوتی ہے۔ کہ شاید اب بھی بچ جائیں۔

قوموں کی ترقی اور تنزل

کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ ایک قوم کو ترقی حاصل ہوتی ہے تو وہ سمجھ لیتی ہے۔ اب تنزل نہیں ہوگا۔ اور دوسری گر جاتی ہے۔ اور پھر خیال بھی نہیں کر سکتی۔ کہ ہمیں بھی ترقی ہوگی۔ میں نے خود چوہڑوں وغیرہ کو سمجھایا ہے۔ کہ تم اپنے آپ کو ذلیل نہ سمجھا کرو۔ مگر وہ یہی جواب دیتے ہیں۔ کہ جس طرح پرمیشور نے ہمیں رکھا ہے۔ ویسے ہی رہنا بہتر ہے۔ ان کے اندر

ترقی کا احساس

ہی نہیں رہتا۔ تو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس طرح موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اسی طرح یہ بھی

اللہ تعالےٰ کا ایک قانون

ہے۔ کہ جب کوئی قوم ظالم ہو جائے گی۔ خواہ وہ کتنی بڑی کیوں نہ ہو۔ تنزل کرے گی۔ ہم سمجھتے ہیں۔ ہم ظلم سے ترقی کریں گے۔ حالانکہ یہ بات

بالکل غلط

ہے۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں سچ بولنے سے گزارہ نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ قرآن کریم سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جھوٹ سے کبھی ترقی اور کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واللہ لایھدی القوم الظّٰلمین۔ جب کوئی قوم اپنی

قوت کا ناجائز استعمال

کرتی ہے۔ تو تباہ ہو جاتی ہے؟

اس کے متعلق میں

اپنی جماعت کو یہ نصیحت

کرنی چاہتا ہوں۔ کہ اس بات کا خاص خیال رکھیں۔ ہم اس وقت کمزور ہیں۔ لیکن کہیں ہمیں بھی قوت اور طاقت حاصل ہوتی ہے۔ کوئی احمدی بڑا زمیندار یا تاجر یا کوئی افسر ہوتا ہے۔ جہاں بھی ایسا ہو۔ چاہیئے کہ اپنی طاقت کا صحیح استعمال کیا جائے۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ

سارے ہندوستان میں کوئی ایسا زمیندار

نہیں ہوگا۔ جو اپنے مزارعین اور کسانوں سے ایسا سلوک کرے۔ جو ہم یہاں کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی مالکان میں سے سارے ملک میں شائد کوئی اتنا بدنام نہیں ہوگا۔ جتنا ہم ہیں۔ ہم تو

قادیان کے واحد مالک

ہیں۔ لیکن کسی اور گاؤں میں جا کر دیکھ لو کوئی زمیندار چوتھے حصہ کا ہی مالک کیوں نہ ہو۔ کیا مجال جو

اس کے خلاف کوئی بات

کر سکے۔ مگر ہمارے سامنے سب بولتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے قریب کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ کہ بندوبست کا کوئی تحصیلدار یا کوئی اور افسر یہاں آیا۔ میں اس زمانہ میں ابھی پڑھ رہا تھا۔ اس محکمہ کا شائد کوئی قاعدہ ہے۔ کہ

مالیہ وغیرہ کے متعلق

کسی کو اعتراض ہو۔ تو دریافت کر لیتے ہیں۔ شائد ایسی ہی کوئی بات تھی۔ یا کوئی اور بات تھی۔ اور افسر یہاں آیا ہوا تھا۔ مجھے بھی بلایا گیا۔ تو ایک مزارعہ مجھے دیکھ کر کہنے لگا۔ کہ جی ان کو کیا پوچھتے ہو۔ ان کا تو

روپیہ میں ایک آنہ

ہی ہے۔ کیا کہیں کوئی اور جگہ ہے۔ جہاں کسان اس طرح بول سکیں۔ حالانکہ جیسا سلوک ان لوگوں سے ہم یہاں کرتے ہیں۔ ویسا اور کوئی نہ کرتا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک دفعہ یہاں ایک مجسٹریٹ آیا۔ اور آپ سے

یہاں کے ہندوؤں کے متعلق

ذکر کیا۔ کہ وہ کچھ شاکی ہیں۔ آپ نے ہندوؤں کو بلایا۔ اور اس کے سامنے ان پر اپنی نوازشیں گنوانی شروع کیں۔ آپ نے بتانا شروع کیا۔ کہ ہم نے ان لوگوں کے لئے یہ کیا۔ یہ کیا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ لوگ سامنے بیٹھے ہیں۔ ان سے کہیں انکار کر دیں بڈھے شاہ وغیرہ سب بیٹھے تھے۔ مگر کسی کو انکار کی جرأت نہ ہوئی۔ اسی طرح یہاں کے ہندوؤں میں ایک دفعہ کچھ شورش ہوئی۔ جو دراصل

ان سب شورشوں کا پیش خیمہ

ہے۔ ان دنوں بٹالہ کے ایک تحصیلدار جن کا نام شاید دیوانچند تھا۔ یہاں آئے۔ اور کہا۔ کہ میں بطور سفارش آپ کے پاس آیا ہوں۔ آپ ان کی شکایات کا خود ہی علاج کر دیں۔ میں نے ان کے سامنے وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام والا طریق پیش کیا۔ اور بتایا۔ کہ ان کے ساتھ فلاں موقعہ پر ہم نے یہ کیا۔ اور فلاں موقعہ پر یہ کیا۔ اور ان سے کہیں۔ کہ ان میں سے ایک بات کا بھی انکار کر دیں۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ میں سمجھ گیا ہوں۔ اب میں ان کی سفارش نہیں کروں گا اور ان کو جا کر ڈانٹا۔ اور اس جھگڑے کی صلح صفائی کرا دی۔ ہمارا سلوک ایسا ہے۔ کہ گو کوئی ہمیں ظالم ہی کہے۔ لیکن

دلوں میں ہماری خوبی

کو مانتے ہیں۔ اب بھی ان لوگوں کو کوئی مصیبت پیش آئے تو امداد کے لئے ہمارے پاس آتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ظالم کے پاس مدد کے لئے کوئی نہیں جایا کرتا۔ ہماری عادت نہیں کہ نام ظاہر کریں لیکن اگر ضرورت ہو۔ تو میں ثابت کر سکتا ہوں۔ کہ ہم نے

ہندوؤں۔ سکھوں اور غیر احمدیوں

سب کی مدد کی ہے۔ انہیں وظائف دیئے ہیں۔ کپڑے دیئے ہیں۔ روپے دیئے ہیں۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو

ان لوگوں کو سامنے بٹھا کر

میں اقرار کرا سکتا ہوں۔ کہ تم لوگوں کی فلاں فلاں مدد کی گئی یا نہیں۔ ۱۹۲۸ء میں جب میں ڈلہوزی گیا۔ تو قادیان کے لالہ شرمپت صاحب کے لڑکے لالہ گوکل چند صاحب تحصیلدار جو فوت ہو چکے ہیں۔ وہ بھی وہاں گئے۔ ہمارے ساتھ کی کوٹھی میں گجرات کے ایک رئیس جو غالباً آنریری مجسٹریٹ بھی تھے

مقیم تھے۔ لالہ گوکل چند صاحب دو چار روز کے لئے ہی وہاں گئے تھے۔ اور ان کے ساتھ تعلقات تھے۔ اس لئے ان کے ہاں ہی ٹھیرے۔ ایک دن مجھے ملنے آئے۔ تو کہا۔ کہ آپ کو ایک بات بتاتا ہوں۔ میں نے اپنے میزبان سے کہا تھا۔ کہ آپ مرزا صاحب سے ابھی تک کیوں نہیں ملے۔ تو وہ کہنے لگے۔ کہ وہ تو اس قدر ظالم اور متعصب ہیں۔ ان سے میں کیسے مل سکتا تھا۔ وہ ہندوؤں سے بہت تعصب رکھتے ہیں۔ اس پر میں نے ان سے کہا۔ کہ میں تو قادیان کا رہنے والا ہوں۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ

یہ سب باتیں جھوٹی

ہیں۔ اس پر وہ حیران ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ اچھا یہ بات ہے بہرحال جو انصاف کرنے والا ہے۔ وہ خواہ کتنا بدنام ہو جائے۔ مگر پھر بھی کامیاب وہی ہوتا ہے۔ اب بھی ہمارے خلاف بہت شور ہے۔ مگر اب بھی میں ایسی تحریریں دکھا سکتا ہوں۔ کہ کوئی جھگڑا ہو۔ تو کہتے ہیں

آپ فیصلہ کر دیں

ہم بار بار کہتے ہیں۔ کہ عدالت میں جاؤ۔ مگر کہتے ہیں۔ کہ نہیں آپ ہی فیصلہ کر دیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے

ہمیں اس زمانہ میں اس بات کی توفیق

ملی ہے۔ کہ انصاف قائم کریں۔ گو اس وقت بدنام ہیں۔ مگر یہ بدنامی زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی۔

دلوں میں ہماری قدر

خدا کے فضل سے ہے۔ مجھے ایک دوست نے سنایا۔ کہ پرسوں میں جب میری وفات کی غلط خبر شائع ہوئی۔ تو ایک مخالف نے مجھے فون کیا۔ کہ سناؤ کوئی خبر قادیان کے متعلق ہے مجھے چونکہ کئی لوگ پہلے بھی پوچھ چکے تھے۔ اور مجھے غصہ چڑھا ہوا تھا۔ اس لئے میں نے اسے کہا۔ کہ چپ رہو۔ مگر اس نے کہا۔ کہ نہیں میں بدنیتی سے نہیں پوچھتا۔ بتاؤ کیا بات ہے مگر مجھے چونکہ غصہ تھا۔ اس لئے میں نے پھر کہا۔ کہ چپ رہو۔ مگر اس نے کہا۔ خدا کے لئے بتاؤ کیا بات ہے۔ مجھے فکر ہے اس لئے پوچھتا ہوں۔ اور جب میں نے بتایا۔ تو اس نے ذرا پرے ہو کر کہا۔ جس کی مجھے آواز آئی۔ کہ

الحمد للہ

تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے مخالفوں کے دلوں میں بھی ہماری قدر ہے۔

تم کبھی یہ خیال بھی نہ کرو۔ کہ ظلم کامیاب ہو سکتا ہے۔ اگرچہ اس وقت ہمیں بدنام کیا جا رہا ہے۔ مگر اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ لوگ جب دیکھتے ہیں۔ کہ یہ ہمیں دیتے ہیں۔ تو خیال کرتے ہیں۔ کہ سب کچھ کیوں نہیں دیتے۔ مگر جب انہیں معلوم ہوگا کہ

رحم اور انصاف

کی کیا حدود ہیں۔ تو ضرور نادم ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہوئے۔ تو ہندو سکھ غیر احمدی سب رو رہے تھے۔ حالانکہ زندگی میں یہی لوگ آپ کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ میں نے اس وقت

جماعت کو ایک گر

بتا دیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ظالم کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔ اس لئے اپنے اعمال میں ظلمت پیدا ہونے دو۔ اپنے رویہ میں نرمی رکھو۔ اللہ تعالےٰ دولت دے۔ تو تمہارے اندر انکسار پیدا ہو۔ علم سے تواضع پیدا ہو۔ اور وہ تمہیں جتنا اونچا کرے اسی قدر جھکو۔ اور کوشش کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے

اس کے بندوں کو فائدہ

پہونچاؤ۔ بادشاہ کی دولت رعایا کے لئے ہوتی ہے۔ اور ملک کہکر اللہ تعالےٰ نے یہی بتایا ہے۔ کہ ہم تمہیں جو کچھ دینگے۔ بادشاہ کرکے دینگے۔ تا تم دوسروں کو فائدہ پہونچاؤ۔ قدوسیت اس واسطے دینگے۔ کہ دوسروں کو پاک کرو۔ عزیز بنائیں گے۔ تا دوسروں کو بڑا کرو۔ عزیز اسے بھی کہتے ہیں۔ جو دوسروں کو ذلیل نہ کرے۔ ہم تمہیں حکمت دیں گے۔ مگر اس لئے کہ دوسروں کو سکھاؤ۔ جس پانی کو نکلنے کا رستہ نہ ہو۔ وہ سڑ جاتا ہے۔ پس ہم تمہیں علم دینگے۔ لیکن اگر اس سے دوسروں کو فائدہ نہ پہونچاؤ گے۔ تو یہ سڑ کر

تمہارے دماغ میں تعفن

پیدا کر دے گا۔

احباب جماعت سے ضروری گزارش

خدا تعالیٰ کے فضل سے اب جبکہ "الفضل" روزانہ ہو گیا ہے احباب کرام کو چاہئے۔ کہ اپنے اپنے مقام کی اہم اور ضروری خبریں فوراً ارسال کرنے کا انتظام فرمائیں۔ خاصکر احراریوں کی طرف سے جو غلط بیانی کی جائے۔ یا احمدیوں کے خلاف جو شرارتیں کریں۔ انکی اطلاع جلد سے جلد ارسال کر دینی چاہئے۔ اس قسم کی اطلاعات بھیجتے وقت کسی ذمہ وار احمدی کو اس بات کی تصدیق کرنی چاہئے۔ کہ یہ رپورٹ بھیجنے والا احمدی ہے۔ تاکہ کوئی دھوکہ باز نقصان پہنچانے کیلئے کسی قسم کی شرارت کرکے کوئی غلط اطلاع نہ بھیج سکے۔

پچھلے دنوں احباب نے جس سرگرمی کے ساتھ احراریوں کے جھوٹے پراپیگنڈا کی تردید میں اطلاعات بھیجی ہیں وہ نہایت ہی قابل تعریف ہیں افسوس ہے۔ کہ اخبار کے روزانہ ہونے میں غیر معمولی مشکلات حائل ہو جانے کیوجہ سے سب کی سب مراسلات شائع نہ ہو سکیں۔ اب انشاء اللہ ہر ایک ضروری خبر جلد سے جلد شائع ہو سکیگی۔ احباب اس بارے میں پورا پورا تعاون کرکے شکر گزاری کا موقعہ دیں۔

موجودہ پُرفتن ایّام کے متعلّق خواب

بعض احباب نے حالات موجودہ سے تعلق رکھنے والے اپنے جو خواب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھے ہیں۔ وُہ درج ذیل کیے جاتے ہیں ⁂

(۳۱)

کچھ عرصہ ہُوا جب حضور کی وفات کی غلط خبر شائع ہوئی۔ تو اس سے چند دن پہلے میں نے دیکھا کہ منشی شیر خان صاحب سکنہ سیالکوٹ جوان دنوں محکمہ ریلوے میں ملتان میں کلرک تھے۔ اور میں کشتی لڑ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام یہ کشتی کرا رہے ہیں۔ اور حضور کو نتیجہ نکالنے کیلئے مقرر کیا ہے۔ دُو چارپائیاں بچھی ہیں۔ ایک پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیٹے ہیں۔ اور دُوسری پر حضور بیٹھے کشتی دیکھ رہے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد خاکسار نے منشی شیر خان صاحب کو گرا لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے حضور سے دریافت فرمایا۔ کہ کون جیتا تو حضور نے فرمایا عمر خطاب جیت گیا ہے۔ اس کے بعد بیداری ہوگئی ⁂

اس کے چند دن بعد منشی شیر خان صاحب خاکسار کے غریب خانہ پر ملتان آئے۔ اور بتلایا کہ کسی اخبار میں شائع ہوا ہے۔ کہ حضور کا انتقال ہو گیا ہے۔ نہایت ہی غمناک حالت میں تھے۔ خاکسار پر بھی سناٹا چھا گیا۔ میں نے ان کو بازو سے پکڑا اور ساتھ مسجد تھی اس کے دروازہ پر لے گیا۔ سب سے پہلی آواز اس سناٹا کے بعد جو میرے مونہہ سے نکلی یہ تھی۔ کہ منشی صاحب میرا دل کہتا ہے یہ خبر غلط ہے۔ انہوں نے اخباری خبر پر زور دے کر کشمکش شروع کر دی۔ مگر دوسرے دن میرے قول کی سچائی ثابت ہوگئی۔ اور معلوم ہوگیا کہ یہ خبر سراسر غلط تھی ⁂

(۲۲)

جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء سے جب میں واپس آیا۔ تو تھوڑے دنوں کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ قادیان کی مبارک بستی میں ہوں۔ جب مسجد مبارک کے نیچے پہنچتا ہوں۔ تو دیکھا حضور کے تین صاحبزادے خوردسال کھڑے ہیں۔ ان کے نورانی چہرے ہیں ایک جیسی شکلیں اور ایک ہی قسم کا لباس ہے۔ ایک دوسرے سے ایک یا ڈیڑھ سال عمر کا تفاوت رکھتے ہوئے معلوم دیتے ہیں۔ بڑا صاحبزادہ ۶ ، ۷ سال کا معلوم دیتا تھا۔ سب چپ چاپ کھڑے ہیں۔ کوئی کھیل کا سامان نہ تھا۔ میں نے بڑے صاحبزادے سے دریافت کیا۔ کہ حضرت امیر المومنین کہاں ہیں۔ تو اس نے جواب دیا۔ باہر گئے ہیں۔ میں نے صاحبزادوں سے اور کچھ نہ کہا۔ گھبرا کر مہمانخانہ کی طرف آیا۔ وہاں بھی کوئی آدمی نہ تھا۔ پھر لنگر خانہ کی طرف گیا۔ وہاں بھی کوئی آدمی نہ تھا۔ اسی گھبراہٹ میں لنگر خانہ کی پچھلی طرف آکر دیکھتا ہوں۔ کہ ایک سڑک ڈھاب کے مغرب کی طرف ہے۔ حضور اس جدید سڑک پر باہر سے شہر کو تشریف لا رہے ہیں۔ مخلوقِ خدا بے انتہا حضور کے پیچھے ہیں۔ حضور تیز رفتار سے آ رہے ہیں۔ میں نے حضور کے پاس پہنچنے کی کوشش کی۔ مگر حضور کی رفتار اتنی تیز تھی۔ کہ میرے سڑک کے کنارہ تک جانے سے پہلے حضور لنگر خانہ اور مہمان خانہ کے نزدیک پہنچ گئے۔ لوگ بھی حضور کی طرح تیز چل رہے ہیں۔ جب حضور مہمان خانہ کے نزدیک پہنچے۔ تو لوگوں کا پچھلا حصہ بہت دُور تک دکھائی دیتا تھا۔ سب لوگ سفید کپڑے پہنے تھے۔ درمیان میں ایک دستہ سپاہیوں کا تھا۔ جو باوردی تھا۔ جب میں سڑک کے کنارہ پر پہنچا۔ تو ایک سپاہی نے مجھے نیچے سے سڑک پر چڑھا لیا۔ اس سپاہی کے چہرہ سے ایسا معلوم ہوتا۔ کہ وُہ میرا واقف تھا۔ میں بھی اس گروہ میں شامل ہوگیا۔ اس وقت ایسا معلوم ہوا۔ کہ حضور کسی واقعہ کی تحقیقات میں مصروف ہیں۔ اور وہ ایسی تحقیقات ہے۔ جو مخالفوں کی جانب سے سلسلہ پر بار کے متعلق ہے۔ اس کے بعد بیدار ہوگیا ⁂

خاکسار عمر خطاب سکرٹری انجمن احمدیہ خوشاب

(۳۳)

۲۱ فروری کی رات کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب سرمہ چشم آریہ کے مطالعہ کے بعد گیارہ بجے سونے کے لئے لیٹا۔ تو چند ہی منٹ بعد غنودگی ہوئی۔ اس حالت میں میں نے دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے۔ جس میں مولوی ظفر علی ایک گروہ کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے۔ کہ احمدی کافر ہیں۔ مرتد ہیں ان کو قتل کرنا جائز ہے۔ ان کو قتل کردو۔ تباہ و برباد کردو۔ یہ کہتے ہی اپنے مخاطب گروہ کو ساتھ لے کر ایک دُوسرے گروہ پر جو میدان کے دُوسرے سرے پر تھا۔ چل پڑا۔ لیکن قبل اس کے کہ دُوسرے گروہ کی طرف سے حملہ کا اندفاع کیا جائے۔ اس کی طرف سے جری اللہ فی حلل الانبیاء سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نمودار ہوئے۔ اور کمال جلال سے فرمایا کون ہے جو ان پر ہاتھ اٹھائے۔ یہ میرے ہاتھ کا لگایا ہوا باغ ہے۔ یہ بفضل خدا بڑھے گا۔ پھولے گا۔ اور پھلے گا۔ میرے مخالف تباہ و برباد ہوں گے۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی ⁂

خاکسار نادر علی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ شیخ پور ضلع گجرات

حضرت امیر المومنین نے فرمایا "خواب بہت مبارک ہے"۔

(۳۴)

دیکھا کہ موسم کے لحاظ سے قادیان میں نہایت خوشکن منظر ہے۔ ساتھ ہی دور دراز مقامات سے لوگ آئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ جو مکان کے صحن میں اپنے بدن کے کپڑوں کی صورت میں کچھ اس طرح لگاتار پھینک رہے ہیں۔ کہ ان کے بازو نیچے نہیں ہونے پاتے۔ قربانی کا ایک زبردست ولولہ اور جوش ان میں پایا جاتا ہے۔ مگر بایں ہمہ وہ لوگ ننگے نہیں ہوتے ⁂

(۳۵)

اس رویاء کے کچھ دنوں بعد پھر خاکسار نے دیکھا۔ کہ حضور قادیان میں ایک نہایت سبزہ زار میدان میں گھاس پر اکیلے بیٹھے ہیں۔ اور دونوں ہاتھ بارگاہ رب العزۃ میں اٹھائے ہوئے نہایت تضرع اور خشوع کے ساتھ دعا فرما رہے ہیں۔ درد اور رقت سے بھری ہوئی آواز کے یہ الفاظ آہ۔ آہ۔ آہ ابتک خاکسار کے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ وہاں ایک باغ کی صورت میں بہت اونچے اونچے خوبصورت درخت ہیں۔ جن پر کدو کے سے پھل لگے ہوئے ہیں۔ رویاء میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ پھل ان لوگوں نے اتارنے ہیں۔ جن کا امتحان ہونے والا ہے ⁂

(۳۶)

ابھی چند ہی روز کا ذکر ہے کہ دیکھا قادیان کے پہلو میں ایک نہایت صاف اور شفاف پانی کی نہر ہے۔ جو مغرب سے مشرق کی طرف بہ رہی ہے۔ وہاں گھاس اور پھولوں کے پودے دکھائی دیتے ہیں۔ نہر کے کنارے اونچے اونچے ہیں ایک کنارہ کچھ ایسی دلدل کی صورت میں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ذرہ سا بوجھ پڑنے سے دب جاتا ہے۔ خاکسار اپنے تئیں نہر کے اندر پانی کے ساتھ ساتھ اور اس خطرناک صورت اختیار کئے ہوئے کنارے کے دامن میں پاتا ہے۔ خیال آتا ہے۔ کہ ابھی یہ کنارہ نیچے گرا۔ اور میں مٹی اور پانی میں دبا۔ مگر اس کوشش میں ہوں۔ کہ کہیں نہر کا کنارہ ذرہ پختہ معلوم ہو۔ تو میں اوپر چڑھوں معاً اللہ تعالےٰ کے فضل سے خاکسار کے پاؤں ایک سخت پتھریلے مقام پر جم گئے۔ اور میں تمام خطرات سے محفوظ ہوگیا ⁂

خاکسار (حافظ) نور الٰہی از رحیم یار خان ریاست بہاولپور

حضرت امیر المومنین نے فرمایا "خواب بہت اچھے ہیں" ⁂

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے عقیدت و اخلاص کا اظہار

چندۂ تحریک جدید میں جماعتہائے احمدیہ بیرون ہند کا حصہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی چندہ تحریک جدید پر ہندوستان کی جماعتوں کی طرف سے جو اخلاص اور ایثار سے لبریز خطوط دربار خلافت میں پہونچے ضرورت تھی۔ کہ ان خطوط کا خلاصہ اخبار میں دیا جاتا لیکن جن ایام میں یہ خطوط آرہے تھے۔ ان میں دفتر تحریک جدید باوجود پوری سرگرمی کے ضروری کام بھی روزانہ ختم نہ کر سکتا تھا اس لئے اخلاص ناموں کی اشاعت کے لئے وقت نکالنا مشکل تھا۔ اور اب ایسے خطوط کی تعداد اس قدر ہے۔ کہ اخبار میں ان کو شائع کرنے کی گنجائش نہیں نکل سکتی۔ اگر خدا نے چاہا۔ تو کسی اور رنگ میں شائع کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ البتہ بیرون ہند کی احمدیہ جماعتوں کے متعلق کچھ تفصیل پیش کی جاتی ہے۔ ان جماعتوں اور بعض افراد کے وعدے آچکے ہیں۔ ذیل میں احباب کرام کے خطوط کا خلاصہ دیا جاتا ہے:-

آبادان (ایران)

سب سے پہلا وعدہ چندہ تحریک جدید کا ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب کا بذریعہ تار ۱۵۰ روپیہ کا اور امانت سہ سالہ میں ۱۵ روپیہ ماہوار کا پہونچا۔ اور چند ہی روز کے بعد انہوں نے چندہ کی رقم ارسال کر دی۔ جو داخل خزانہ ہو گئی۔

۲- ڈاکٹر فیروز الدین صاحب کا وعدہ چندہ ایک سو روپیہ اور امانت فنڈ کے لئے ½ ماہوار تنخواہ کا۔

۳- شیخ رحمت اللہ صاحب ہیڈ کلرک امانت کے لئے ۱۲۰ روپیہ ماہوار تنخواہ کا ½ حصہ۔

۴- جماعت آبادان کی ایک مفصل اور مکمل فہرست پہونچی ہے جس میں ۴۴۰ روپیہ چندہ کا وعدہ ہے۔ اور ۱۹۱ روپیہ ماہوار امانت کے لئے۔ اس وعدہ میں ۱۰۰ روپیہ شیخ محمد غوث صاحب کا بھی شامل ہے۔ میر مہدی حسین صاحب نے ۹۴ روپے یکمشت ادا کر دیئے۔ اور ان کے پاس یہی رقم تھی۔ جو انہوں نے ساری کی ساری چندہ میں ادا کر دی۔ نیز رستم خان صاحب نے دو سو روپیہ یکمشت ادا کر دیا۔ غرض ایران سے ۲۲۹۴ کے وعدے موصول ہو چکے ہیں۔

عدن

ڈاکٹر محمد احمد صاحب لکھتے ہیں۔ میں تمام تحریکات میں انشاء اللہ ایک سو بیس روپیہ ادا کروں گا۔ یہ رقم گو نہایت ہی حقیر ہے۔ مگر امید ہے۔ کہ حضور منظور فرمائینگے۔ جن قربانیوں کا حضور ہم سے مطالبہ فرما رہے ہیں۔ یہ تو کچھ بھی نہیں ہماری جان و مال سب کچھ حضور کے لئے ہے۔

لنڈن

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے تحریک جدید کے لئے ۲۱۰ روپے کا وعدہ کیا ہے۔ اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ساٹھ روپے کا۔

بغداد

جماعت احمدیہ بغداد نے چندہ تحریک جدید ۱۲۵ روپیہ اور امانت فنڈ کے لئے ۵۰ روپیہ ماہوار ادا کئے۔

کمپالہ

جماعت احمدیہ کمپالہ نے امانت کے لئے ۲۱۸ شلنگ ماہوار اور تحریک جدید کے لئے ۹۲۰ کا وعدہ کیا ہے۔ جو قسط وار ماہوار ادا ہوگا۔ ڈاکٹر احمد الدین صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے لکھا حضور کی چاروں تحریکوں میں کل چھ سو روپیہ یکمشت اگلی ڈاک میں روانہ کرونگی۔ تین سو روپیہ کا وعدہ ڈاکٹر صاحب کا۔ ایک سو روپیہ میری طرف سے سب تحریکوں میں۔ اور ایک سو روپیہ سب تحریکوں میں میری پیاری والدہ مرحومہ مغفورہ کی طرف سے۔ مرحومہ اکیلی ہوں میں دل کھول کر حصہ لیا کرتی تھیں۔ مجھے یاد ہے۔ میری پیاری والدہ مرحومہ تو گھر کی اشیاء فروخت کر کے بھی حضور کی تحریکوں میں حصہ لیا کرتی تھیں۔ ایک سو روپیہ کی ناچیز رقم کا اپنے ننھے ننھے چاروں بچوں کی طرف سے وعدہ کرتی ہوں۔ یہ چھ سو روپیہ اگلی ڈاک میں انشاء اللہ ارسال کر دیا جائیگا۔ (یہ روپیہ پہونچ گیا ہے)۔

زنجبار

ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کڑک ۶۰ روپیہ۔ جناب عبد الغفور خانصاحب ۶۰ روپیہ۔ ڈاکٹر محمد شاہنواز خان صاحب ۳۵ کل ۱۵۵۔ بابو چراغ الدین صاحب ایک مہینہ کی پوری تنخواہ ۹۴۰ شلنگ بھیج رہے ہیں۔

پیارے آقا! یہ مواقع بار بار نہیں آیا کرتے ہیں تو عرض کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ الہام کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے" عنقریب پورا ہوگا اس وقت ہمارے اموال کی کچھ بھی قدر اور وقعت نہ ہوگی۔ میں خدا تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے ہمیں حضور جیسے پیارے خلیفہ کے ذریعہ یہ موقع دیا۔

ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب نے افریقہ سے ۲۵۰ کی رقم یکمشت ارسال کی ہے۔

جماعتہائے مارشیس

جماعت بٹورا۔ چندہ تحریک جدید ۲۴۵ روپے۔
جماعت دار السلام چندہ " " ۱۵۵ "
مستری عبد الکریم صاحب ٹانگا " " ۶۰ "
جماعت سربایا۔ جاوا " " ۲۰ "

کولمبو

اے۔ ایم سید احمد صاحب نے ۲۱۵ روپیہ ادا کرنے کی اطلاع دی ہے۔ ان کے علاوہ حسب ذیل وعدے اور ہیں:۔
عبد المجید صاحب -/۵۔ ایم۔ ایم عبد القادر صاحب -/۵
ایس۔ ایم محی الدین صاحب -/۵۔ ایس۔ ایم محمد حسن صاحب -/۵
ڈی۔ ایس شیخ محمد صاحب -/۵۔ ایک صاحب جن کا نام نہیں لکھا -/۲
ایم ابراہیم صاحب مالاباری -/۵ ایم۔ آئی ابراہیم آدم -/۵
اے۔ بی ابراہیم صاحب -/۱۰۔ عبد السعید صاحب -/۵۔ ایم۔ محی الدین صاحب -/۱۵۔ ایم۔ ای۔ ایس عبد القادر صاحب -/۵
فاطمہ صاحبہ اہلیہ جناب اے۔ ایم۔ ایس سید احمد صاحب -/۵
" " " " عبد الرحمٰن صاحب -/۵
محی الدین میراں صاحبہ خالہ اے۔ ایم۔ ایس سید احمد صاحب -/۵

جماعت نیروبی

نیروبی کے احباب کی مکمل فہرست اب تک نہیں پہونچی لیکن ذیل کے احباب کی رقوم وصول ہو چکی ہیں۔ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب امانت فنڈ میں ۳۰ شلنگ ماہوار اور چندوں میں ۳۶۰ شلنگ قاضی عبد السلام صاحب بھٹی امانت فنڈ میں ۹۰ شلنگ اور چندوں میں ۲۵۰ شلنگ کا وعدہ کیا۔

جماعت کبابیر

بذریعہ مولوی ابو العطا جالندھری صاحب ۴۰۸ شلنگ

افریقہ یا بیرون ہند کی دیگر جن جماعتوں کی طرف سے تا حال حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں علاوہ کے فارم نہیں پہونچے۔ وہ براہ کرم یکم اپریل ۱۹۳۵ء تک ارسال فرمائیں جن احباب کے وعدے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور براہ راست پہونچے ہیں۔ اور ان کی جماعت کے فارم میں ان کے وعدے کا ذکر نہیں۔ ان کو اپنی رقم موعودہ براہ راست محاسب صاحب کے نام ارسال کرنی چاہئے۔ کیونکہ دفتر "تحریک جدید" میں ان کے وعدہ کی رقم کا الگ کھاتہ رکھا گیا ہے ہاں جن احباب نے اپنے وعدے اپنی جماعت کے فارم میں درج کرائے ہیں۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

احمدیوں کی دینی و دنیوی تعلیم و تربیت

ابادان کا سفر

احمدیہ سکول لیگوس کے مفاد کی خاطر نومبر کے آخری ایام میں مجھے ابادان Ibadan جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں گورنمنٹ کی طرف سے استادوں کی ٹریننگ کے لئے ایک سکول نارمل سکولوں کی طرز کا کھلا ہوا ہے۔ جس میں سرکاری سکولوں کے واسطے اساتذہ کو ٹرینڈ کرتے ہیں۔ میری درخواست پر آنریبل ڈائرکٹر آف ایجوکیشن (Hon. Mr. Hussey) اور سپرنٹنڈنٹ آف ایجوکیشن مسٹر ڈیوڈسن (Mr. Davidson) نے نہایت مہربانی سے اس بات کا انتظام کر دیا۔ کہ ہم بھی اپنے سکول کے واسطے ٹریننگ یافتہ استاد وہاں بھیج سکتے ہیں۔ جب میں ٹریننگ سکول کے حالات دریافت کرنے کی خاطر وہاں گیا۔ تو مسٹر تھارپ Mr. Thorpe سپرنٹنڈنٹ آف ایجوکیشن جو اس سکول کے انچارج ہیں۔ نہایت مہربانی سے پیش آئے۔ اور سکول کے طرز تعلیم اور مضامین تعلیم وغیرہ سے اچھی طرح واقفیت کرائی۔ میں نے سکول کے حالات سے مطمئن ہو کر فی الحال چار طالب علم وہاں بھیجنے کا تہیہ کیا ہے۔ جن پر ہمیں پچاس پونڈ سالانہ خرچ کرنا پڑیں گے۔ ہماری مالی حالت اس وقت اچھی نہیں۔ مگر اپنے استادوں کے بغیر چونکہ سکول کو ہم درست طور پر احمدیہ لائنز پر نہیں چلا سکتے اس لئے یہ خرچ ضروری ہے۔

ابادان اس جگہ سے ایک سو میل سے زیادہ فاصلہ پر ہے۔ میرے ہمراہ یہاں سے جماعت کے ایک ہونہار فرزند عزیز (Mr. K. B. Oshodi) وہاں تک گئے۔ وہاں ہماری چھوٹی سی جماعت ہے۔ میرے نہایت محسن میجر کک Major J. H. Cook کمشنر آف دی کالونی اینڈ لیگوس نے ابادان کے رزیڈنٹ صاحب کے نام تعارفی خط لکھ دیا تھا۔ گو افسوس ہے کہ رزیڈنٹ صاحب کی طبیعت کی ناسازی کے باعث میں ان سے نہ مل سکا۔ انہوں نے ڈی۔ او کے نام میرے متعلق خط بھیج کر ان سے میرا تعارف کرا دیا۔ میں ۱۹۲۹ء میں ابادان جا چکا ہوں۔ میں پانچ دن وہاں ٹھہرا۔ اس عرصہ میں چار پبلک لیکچر دیئے۔ لیکچروں کے بعد سوالات دریافت کئے جاتے۔ جن کے جواب دیئے گئے۔

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ اس جگہ کی جماعت نہایت چھوٹی ہے۔ یہ شہر مغربی افریقہ میں سب سے بڑا شہر سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے دوست ایک دوسرے سے دُور دور کے فاصلہ پر آباد ہیں۔ مگر میری موجودگی کے ایام میں وہ تقریباً پانچوں نمازوں کے لئے ایک جگہ جمع ہوتے رہے۔ ہر ایک نے اپنی محبت اور سلسلہ کے ساتھ اخلاص کا پورا پورا نمونہ دکھلایا۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ یہ تمام سفر لیگوس کی جماعت کے مخلص پریذیڈنٹ مسٹر ذکریا ٹمبو Mr Saka Tinubu. کی موٹر میں کیا۔

درس

میرا درس قرآن حدیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رمضان میں برابر جاری رہا۔ اس کے علاوہ ہماری جماعت کے قابل عالم الفا اسماعیل شیتا اور الفا شفیع تیجان اور الفا شوڈنڈے بھی درس دیتے رہے۔ بحمد اللہ جماعت نے ان سب درسوں سے فائدہ اٹھایا۔

اختتام رمضان پر دُعا

رمضان کے آخری دن میں نے سکول کے وسیع ہال میں جہاں آج کل ہم جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں۔ تمام جماعت کو بلا کر سورۃ الفلق اور والناس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ذاتی اور قومی ترقی کے گُر جو ان میں مضمر ہیں بیان کئے۔ اور جماعت کو ان کی طرف توجہ دلائی۔ بالآخر تمام جماعت سمیت ۳۵ منٹ تک دُعا کی۔ سلسلہ کی ترقی کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت۔ درازیٔ عمر اور حضور کے ہاتھوں اسلام کی عظیم الشان فتح کے لئے جملہ مبلغین سلسلہ کے لئے۔ دنیا بھر کے احمدیوں کے لئے۔ قادیان کے احمدیوں کے لئے اور خاندان نبوت کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

عید الفطر

عید الفطر کی نماز ۷ جنوری کو ادا کی گئی۔ سلسلہ احمدیہ کی برکات میں سے اس ملک میں ایک یہ بھی برکت ہے۔ کہ اسلامی تیوہاروں کے دن جملہ سرکاری دفاتر و دیگر کاروباری شعبوں سے مسلمان ملازموں کو تعطیل ہو جاتی ہے۔ (میرا ارادہ اب مزید قدم اٹھانے اور اس کو باقاعدہ سرکاری تعطیل بنوانے کا ہے) اس لئے ہمارے سب دوست نماز میں شامل ہونے کے قابل ہو گئے۔ میرے اعلان کے مطابق ۸½ بجے صبح اس مسجد کے پاس جو میرے مکان کے قریب ہے۔ جلوس مرتب ہوا۔ اور ہم سب لوگ عید گاہ کو روانہ ہوئے۔ عید گاہ قریباً ۲½ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۹½ بجے میں نے نماز پڑھائی۔ اور ۱۰½ تک ہم خطبہ سے فارغ ہو کر پھر سابقہ ترتیب کے ساتھ شہر کو لوٹے۔ اور ۱۲ بجے کے قریب میرے مکان پر عید مبارک کہنے اور حضرت امام کے حضور سب بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے عید کا تحفہ "عید مبارک" اور "السلام علیکم" پہنچانے کے وعدہ کے بعد جلوس منتشر ہوا۔ خطبہ میں میں نے اس امر کی تاکید کی۔ کہ یہ عید دراصل اس حقیقی عید کی ایک چاشنی ہے۔ جو ہمیں خدا کے دین کی خدمت بجا لانے کے بعد حاصل ہو گی۔ لہٰذا چاہیئے کہ ہم میں سے ہر ایک اس حقیقی عید کے منانے کی کوشش کرے۔

سکول کی حالت

تعلیم الاسلام احمدیہ سکول لیگوس کے متعلق میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ اس کی تعلیمی اور مذہبی حالت نہایت مایوس کن تھی۔ مگر میرے آنے پر اس میں اصلاح ہو رہی ہے۔ احباب اپنے بچوں کو سکول میں کثرت سے بھیج رہے ہیں۔ اور وہ دوست جو ہمارے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ اس دفعہ ہمارا سکول نتائج کے لحاظ سے کالونی میں دوسرے نمبر پر رہا ہے۔

گولڈ کوسٹ کے حالات

گولڈ کوسٹ میں کام خدا کے فضل سے جاری ہے۔ مشن ہاؤس کی عمارت کی دوسری منزل چھتیں ڈالنے کے قریب پہنچ چکی ہے۔ اشانٹی کے دوست سکول کی عمارت کے واسطے روپیہ جمع کر رہے ہیں۔ حال ہی میں وہاں سے آمدہ اطلاعوں سے پتہ لگا ہے۔ کہ ایک مسیحی پادری جو اسلام کے سخت مخالف تھے۔ بعض رؤیا کی بناء پر عیسائیت کو ترک کر کے احمدی ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی سوسائٹی کو استعفیٰ بھیج دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ اور احمدیت کی حقیقی سمجھ اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

صدقۃ الفطر

اس دفعہ میں نے خاص انتظام کے ماتحت صدقۃ الفطر کی فراہمی کا انتظام کر کے جملہ مستحقین کی فہرستیں بنوا کر اپنی زیر نگرانی عید سے دو یوم قبل صدقۃ الفطر تقسیم کر دیا۔ اور جس طرح ہمارے امیر بھائیوں نے عید کی خوشی منائی۔ غرباء بھی اس قابل ہو گئے۔ کہ وہ بھی اس

گوشوارہ کارگزاری جماعتہائے انصاراللہ

بابت ماہ جنوری ۱۹۳۵ء

نام جماعت	تعداد انصار اللہ	تعلیمی اجتماع	افراد زیر تبلیغ	اشتہارات و پمفلٹ	مناظرے یا پبلک جلسے	تعداد وفود	تعداد دیہات زیر تبلیغ	نومبایعین
قادیان محلہ دارالرحمت	عرصہ زیر رپورٹ میں احباب نے تبلیغ میں خوب حصہ لیا							
قادیان محلہ دارالبرکات								
کالاگجراں	۷	۰	۲۰	۰	۰	۰	۰	۰
دھلی	۱۵	۱	۳۹	۱۰	۱	۰	۰	۲
سنور	۱۲	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰
ڈسکہ	۱۶	۰	۵۰	۰	۱	۰	۲	۴
سرگودہا	۰	۰	۳	۰	۰	۰	۰	۰
کلیان پور	۷	۴	۳۴	۶۵	۰	۲	۳	۱
ادرحمہ	۱۳	۲	۰	۵	۰	۰	۶	۰
مانہ	۳	۰	۲	۴۰	۰	۰	۰	۰
پٹیالہ	۶	۲	۵۲	۰	۰	۰	۰	۰
چک ۳۷ جنوبی	۵	۰	۲۵	۰	۰	۱	۱	۰
صالح نگر (یوپی)	۱۱	۱	۴۶	۰	۱	۰	۴	۰
وینگورلہ	۳	۲	۴۶	۰	۰	۱	۵	۰
پنڈی بھٹیاں	۵	۰	۵۰	۳۸	۰	۰	۴	۱
عالم گڑھ	۷	۲	۷۵	۰	۰	۲	۴	۰
حافظ آباد	۲۰	۰	۲	۲۵	۰	۰	۰	۱
کھیویوالی	۴	۱	۲	۰	۱	۲	۵	۴
کوٹ رحمت خاں	۱۷	۱	۶	۰	۰	۰	۸	۰
برہمن بڑیہ	۹	۰	۱۰	۱۰	۳	۰	۱	۱
سٹروعہ	۴۰	۴	۱۰۵۰	۰	۰	۰	۷	۱۶
چارکوٹ راجوری	۱۷	۰	۱۹	۵	۰	۰	۳	۰
سارچور	۴	۰	۶	۰	۰	۰	۱۰	۰
چک چوہدری والہ ۱۰۸ باجوہ	۴	۱	۲۶	۲۰	۰	۰	۴	۰
میانوالی۔ خانانوالی، کوٹ	۱۳	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سرگودہا	۱۷	۴	۱۰	۱۴۸	۰	۰	۱	۰
عزیز پور ڈگری	۵	۰	۷۵	۰	۰	۰	۷	۰
محمود آباد فارم	۱۱	۲	۱۲۹	۱۰	۰	۶	۶	۲
فیض اللہ چک	۱۵	۰	۰	۰	۰	۰	۸	۰
ماہل پور	۳	۰	۶۸	۶۰	۰	۰	۱	۱
بوتالہ	۱	۰	۲۶	۸۲	۰	۰	۵	۰
آبنہ	۱۳	۱	۸۴	۰	۰	۰	۷	۰
سانہ والی	۹	۴	۱۱	۸	۰	۱	۲	۰
باڈرہ	۱۶	۰	۶۰	۰	۰	۱۰	۱۰	۰
بیری	۲۲	۴	۱۴	۰	۰	۰	۴	۰
موتکہ	۸	۲	۴	۰	۰	۰	۶	۰
کھوال	۲۰	۲	۶۵	۰	۰	۰	۱۴	۰
سیکھواں	۹	۲	۰	۰	۰	۰	۵	۰
چانگڑیاں	۲۰	۴	۰	۰	۰	۰	۸	۴
گٹھیالیاں	۲۱	۱	۱۳۵	۰	۰	۰	۴	۱
پریم کوٹ	۱۱	۰	۷۵	۰	۰	۰	۵	۰
سیالکوٹ	۴۰	۲	۰	۰	۱	۰	۰	۲
بھاگہ بھٹیاں	۱۱	۳	۹۴	۳	۳	۰	۳	۰
سنگرور	۹	۰	۴	۰	۰	۰	۲	۰
باپنور	۱۵	۸	۰	۰	۰	۰	۱	۰
شاہجہان پور	۵	۲	۳۰	۳۰	۰	۰	۰	۰
پیرکوٹ	۵	۰	۳۴	۰	۰	۰	۶	۰
احمدی پور	۹	۱	۱۷۴	۴۰	۰	۰	۴	۰
لائل پور	۲۱	۳	۱۱۶	۱۰۰	۰	۰	۱	۱
اکھنور	۷	۰	۴	۰	۰	۰	۱	۱
شاہدرہ	۱۱	۲	۵۰	۰	۰	۰	۴	۰
انبالہ شہر	۱۰	۲	۲۰	۰	۰	۰	۱	۰
چک ۹ شمالی	۰	۰	۵	۰	۱	۰	۰	۰
سلہریاں کلوتہ	۳	۳	۸	۰	۰	۰	۴	۴
چک ۳۱۲ ج ب	۱۰	۲	۷۷	۰	۰	۰	۶	۰
دہرم کوٹ بگہ	۰	۰	۴	۰	۰	۰	۰	۱
اجمیر	۲	۲	۱۸	۰	۰	۰	۰	۰
بھینی بانگر	۱۲	۰	۰	۱۰	۰	۰	۰	۰
جہلم	۱۴	۲	۰	۰	۰	۳	۳	۰
مکند پور	زیر رپورٹ ماہ میں موضع تلونڈی راجپوتاں میں تبلیغ کی گئی اور تقریباً پچاس آدمیوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔							
سکندر آباد	زیر رپورٹ ماہ میں انگریزی۔ اردو۔ گجراتی لٹریچر تقسیم کیا گیا نیز کافی تعداد میں غیر ممالک میں بھجوایا گیا۔							
میزان کل	۶۲۳	۷۱	۲۸۱۵	۵۹۹	۱۱	۲۷	۴۸	۴۸

جن جماعتوں کی طرف سے ماہواری رپورٹیں باقاعدہ موصول نہیں ہوتیں۔ انہیں سستی ترک کر کے باقاعدگی اختیار کرنی چاہیئے۔ ناظر دعوت و تبلیغ

184

امرت دھارا اوشدھالیہ کے کچھ خاص الخاص منجن [illegible] تیل وغیرہ جنہوں نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا

جو یکم سے ۱۳ مارچ تک کسی بھی ڈاکخانہ میں خط ڈالنے سے نصف قیمت پر ملیں گے

باغ پھول تیل } بالوں کے تیل جو آجکل تیار ہونے لگے ہیں سمجھدار استعمال کرنیوالے جانتے ہیں کہ ان میں اکثر انگریزی سفید تیل (صاف کردہ مٹی کا تیل) میں صرف رنگ اور خوشبو دیکر بنائے جاتے ہیں خوشبو رنگ میں خوشنما ایسے بہت تیل دیکھے ہوں گے مگر باغ پھول تیل بالوں کیواسطے نہایت مفید ہے۔ ان کو نرم و ملائم کرتا ہے۔ سیاہی کو قایم رکھتا ہے نزلہ و زکام وغیرہ کی زیادتی کو دور کرتا ہے۔ اس کی بھینی بھینی خوشبو دل خوش کن و دیرپا ہے۔ قصہ کوتاہ اس کے اندر تمام وہ اوصاف موجود ہیں جو ایک مفید اعلےٰ تیل میں ہونے چاہئیں۔ قیمت فی شیشی ۱۲/ ؎

اکھ ٹھنڈ } یہ سرمہ روزانہ استعمال کیواسطے ہے آنکھوں کو اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور بصارت کو قایم رکھتا ہے۔ بینائی زیادہ بخشتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/ نمونہ ۱/ ؎

اکھ روشن } [illegible] امراض مثلاً پانی جانا۔ دھند۔ پھولا۔ جالا۔ ککرے۔ پڑبال وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ۱۲/ نمونہ ۱/ ؎

پھولا کیورا سرمہ نمبر ۳ } یہ سرمہ پھولا کیواسطے خاص طور پر مفید ہے۔ اور دھند۔ جالا۔ ککرے۔ پڑبال وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ روپے۔ ۶ ماشہ چار روپے۔ نمونہ ایک روپیہ۔

پڑبالا کیورا سرمہ نمبر ۴ } خاص طور پر پڑبالوں کے لئے مفید ہے۔ بالوں کو اکھاڑ کر لگایا جاتا ہے۔ جو عمر بھر نہیں اُگتے۔ قیمت فی تولہ للعہ ۶ ماشہ دو روپے نمونہ ۲ ماشہ ایک روپیہ۔

منجن نمبر ۱ } دانتوں کی امراض مثلاً خون جانا۔ پانی نکلنا۔ درد دندان۔ بدبوئے دہن کو نافع ہے دانتوں کو صاف کرتا ہے۔ قیمت ۴/ نمونہ ۱/

منجن نمبر ۲ } خاصکر دانتوں کی صفائی کیلئے بنایا گیا ہے۔ اس کے ملنے رہنے سے دانت موتیوں کی مانند چمکتے ہیں۔ جن کو ٹارٹر جما ہوا ہو وہ اس کو آزما کر دیکھیں۔ تو پھر نہ جمے گا۔ قیمت ۴/ نمونہ ۱/

ڈاکٹر بابک منجن نمبر ۳ } یہ منجن انگریزی طرز کا گلابی رنگت کا کاربالک ٹوتھ پوڈر ہے۔ دافع جرم ہے۔ اور دانتوں کو صاف کرتا ہے۔ جو ولایتی منجن پسند کرتے ہیں وہ اس کو استعمال کریں قیمت ۴/ نمونہ ۱/

منجن نمبر ۴ } خاص طور پر ہلتے دانتوں کے لئے جبکہ مسوڑے علیحدہ ہو رہے ہوں۔ مفید ہے قیمت صرف ۸/ نمونہ ۲/

بال اڑانے کی بہترین دوائی } اس دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ میں سخت سے سخت اور زم سے زم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑھ سے دور ہوتے ہیں۔ جس جس نے [illegible] تعریف کی۔ قیمت فی ڈبیہ ۶/ نمونہ ۱/ ؎

ادی میلوڈی تیل } پائیوریا اور دانتوں کے درد وغیرہ تمام امراض کے لئے مشہور دوا ہے پائیوریا میں خون نکلنے کے لئے اس کو استعمال کرنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت ایک اونس ایک روپیہ۔

مکھ رعب } یہ تیل نہ صرف مونچھوں کے بلکہ ہر جگہ کے بالوں کو خوبی بڑھاتا ہے۔ ان کی سیاہی کو قایم رکھتا ہے ان کو ملائم کرتا ہے [illegible] رعبدار مونچھوں والا چہرہ کیسا ہی بھلا معلوم ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ اونس عہ/ نمونہ ۲/ ؎

چت موہنی } اس کو غسل کے وقت استعمال کرنے سے چہرہ کے بد نما داغ کیل چھائیاں وغیرہ دور ہو کر چہرہ صاف ہو جاتا ہے جھریاں نہیں پڑتیں چہرہ کی رنگت دن بدن نکھر جاتی ہے۔ صورت منموہنی ہو جاتی ہے۔ ولایت کی لیڈیاں اس کو استعمال کر کے حیران ہوتی ہیں کہ ایک ہندوستانی دوائی ان کی ہزار ہا ایسی ادویات کے مقابلہ میں عمدہ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ نمونہ ۴/ ؎

دل سندری } یہ غسل کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ایک قسم کا روغن ہے جو چہرہ کو چمکاتا ہے۔ اور داغ کیل وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ اگر غسل سے پہلے ابٹن اور غسل کے بعد دل سندری استعمال ہو تو پھر کیا ہی کہنا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴/ ؎

شبرس } یہ چہرہ کی چھائیوں کیواسطے ہے۔ جب کہ وہ بہت زیادہ ہوں یا بہت پرانی ہوں اوپر کی دونوں ادویات کے ساتھ اس کی بھی مدد لینی پڑتی ہے۔ چہرہ چند دنوں میں چمکنے لگتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے۔ نمونہ ۸/ ؎

پران [illegible] } [illegible] کو ڈھلکنے سے بچاتا ہے اور ڈھلکے ہوؤں کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ اور سخت کرتا ہے [illegible] واقعی عورت کے لئے وبال جان ہوتے ہیں۔ قیمت [illegible] نمونہ ایک روپیہ

[illegible] } منہ کے چھالوں کیواسطے مفید ہے۔ بچوں کو ہوں یا بڑوں کو۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔ نمونہ ۴/ ؎

[illegible] } [illegible] چند یوم لگانے سے داد خواہ کسی جگہ ہو آرام آ جاتا ہے۔ جنبل کو بھی نافع ہے بہت نرم جگہ پر جبکہ کھجایا ہوا ہو تھوڑی دیر لگتی ہے۔ اور دوسری [illegible] نہیں لگتی [illegible] کپڑے خراب نہیں ہوتے [illegible] قیمت [illegible] نمونہ ایک ڈرام ۴/ ؎

[illegible] } [illegible] لوگوں کے منہ سے بدبو آتی ہے اگر [illegible] ان کے نزدیک ہو کر بات کرنا گوارا نہیں کرتا۔ پاس بیٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ ان گولیوں کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے بدبوئے دہن دور ہو کر خوشبو پیدا ہوتی ہے [illegible] قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴/ ؎

معطر پان } بازاری پان بیچنے والے اکثر غلیظ برتنوں [illegible] یہ مصالح بنایا گیا ہے۔ ایک پان پر چٹکی [illegible] ایسے ہی رنگ [illegible] مزا دے گا۔ اور اس کے علاوہ [illegible] کو صاف [illegible] کرے گا۔ بلغم و رطوبت کو خشک کرے گا۔ قیمت [illegible] نمونہ [illegible]

گولی پان } [illegible] وہ لوگ جو پان کے رسیا [illegible] ایک گولی منہ میں رکھنے سے پان کا مزا آئے گا [illegible] گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴/ ؎

گلا کیورا } یہ گولیاں گلے و منہ کی امراض کے واسطے اکسیر ہیں [illegible] منہ میں رکھ کر دو تین گولی ہر روز چوسنی چاہئیں قیمت [illegible] آٹھ آنے

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ، امرت دھارا ۹۳ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

ملزم احراریوں کا ہم عقیدہ ہے

۹ مارچ کے احسان نے "ایک مرزائی لڑکے نے اپنے آپ کو پولیس انسپکٹر ظاہر کر کے روپیہ اینٹھ لیا" کے عنوان سے کسی نوجوان کا قادیان کے سٹیشن پر کسی سکھ پر بناوٹی ڈاکہ دس روپیہ وصول کرنے کا قصہ لکھا ہے۔ یہی خبر زمیندار ۹ مارچ میں بھی شائع ہوئی ہے۔ اور ملزم کو احمدی بتایا گیا ہے۔ ہم احسان اور زمیندار اور ان کے دروغگو نامہ نگار کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ ثابت کرے۔ وہ لڑکا احمدی تھا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ لڑکا قطعاً احمدی نہیں۔ بلکہ ان آٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے ایک ہے۔ جن کی نمائندگی کے بلند بانگ دعاوی مجلس احرار کرتی رہتی ہے۔ اور جن کے شرمناک سے شرمناک جرائم کی تفصیلات زمیندار اور احسان میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ احسان نے لکھا ہے کہ اس نوجوان نے یہ سمجھ کر کہ میاں محمود کی حکومت ہے، اس سکھ کو ڈانٹ پلائی۔ اور سکھ غریب نے دس روپے کا نوٹ دیکر اپنی جان چھڑائی، حالانکہ ملزم قطعاً، مسلمان ہے بلکہ احراریوں سے تعلق رکھنے والوں میں سے ہے۔ اور اس نے اس قسم کی حرکت احراریوں کی امداد کے بھروسہ پر ہی کی۔ اب احرار کا اس سے بے تعلقی کا اظہار کرنا اور اسے احمدی بتانا محض شرارت ہے۔ اور ایسی حالت میں یہ کہنا بھی بالکل بجا ہے کہ اس نے قادیان میں میاں محمود کی حکومت ہے" سمجھ کر ایسا کیا۔ ہاں اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ احراری جہاں جہاں جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ وہاں اپنی حکومت سمجھتے ہیں۔

انڈر گریجوایٹ اتالیق کی ضرورت

ایک معزز سرکاری عہدیدار کے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک ایسے متاہل اتالیق کی جلد ضرورت ہے۔ جو علاوہ انڈر گریجوایٹ ہونے کے عربی اور دینی علوم سے بھی واقف ہو۔ اور اپنی اہلیہ صاحبہ کو بھی ساتھ رکھ سکیں۔ خواہشمند احباب جلد سے جلد اپنی درخواستیں مقامی عہدیداران کی وساطت سے امور عامہ میں بھجوا دیں۔ درخواستوں میں اپنے تعلیمی اور دینی کوائف کے علاوہ اس امر کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے۔ کہ کم سے کم کس تنخواہ پر امیدوار اس آسامی کو منظور کر سکتا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اسمبلی کے اجلاس ۸ مارچ میں جب ہوم ڈیپارٹمنٹ کا مطالبہ زر پیش ہوا۔ تو مسٹر اینے نے اس میں تخفیف کی تحریک پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ تحریک سول نافرمانی کو ترک کرنے کے باوجود حکومت تشدد کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ جو ہاتھ دوستی کے لئے بڑھایا گیا ہے۔ اس کو قبول کیا جائے۔ حکومت کی طرف سے اس کے جواب میں کہا گیا۔ کہ اب کوئی سختی نہیں ہو رہی۔ سول نافرمانی کے سب قیدی رہا کئے جا چکے ہیں۔ مسٹر چٹو پادھیا نے کہا کہ میدنا پور میں بمبنوں کی تلاش کرتے ہوئے عورتوں اور مردوں کو برہنہ کیا گیا۔ ہوم ممبر نے اس سے انکار کیا۔

لیڈی ٹاٹا میموریل ٹرسٹ کی طرف سے یکم جولائی ۱۹۳۵ء سے ایک سال کے لئے ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار کے دس وظائف علمی تحقیق کے لئے دیئے جانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ جو ٹرسٹیوں کی منشاء کے مطابق مزید بارہ مہینوں کے لئے بھی جاری رکھا جا سکتا ہے۔ امیدوار سائنس یا میڈیسن کے گریجوایٹ ہونے چاہئیں۔ اور درخواستیں ۱۵ اپریل تک سکرٹری لیڈی ٹاٹا میموریل ٹرسٹ بمبئی ہاؤس بروس سٹریٹ فورٹ بمبئی کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔

سرحدی کونسل میں ۷ مارچ کو شریعت بل پیش ہوا۔ بعض ارکان نے اس کی فوری منظوری پر زور دیا۔ اور بعض نے اس میں ترامیم پیش کیں۔ آخر کار بل مجلس منتخبہ کے سپرد کر دیا گیا۔

روسی گورنمنٹ نے ماسکو سے آمدہ تازہ اطلاع کے مطابق ایک قانون نافذ کیا ہے۔ جس کے رو سے مشتبہ لوگ غیر ملکی لوگوں سے گفتگو نہیں کر سکیں گے۔ اور اگر کریں تو اس کی اطلاع پولیس میں دینی ہو گی۔

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس ۱۹ تا ۲۱ مارچ آگرہ میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ کانفرنس کی صدارت ڈاکٹر ضیاءالدین احمد کریں گے۔

استنبول کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ترکیہ اور برطانیہ کے مابین تجارتی معاہدہ کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ معرض التوا میں پڑ گئی ہے۔ اس سے پہلے جو معاہدہ تجارت ان دونوں حکومتوں کے درمیان طے پایا تھا وہ بھی آئندہ ماہ ستمبر تک منسوخ ہو جائے گا۔

انڈیا بل کے متعلق لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت تک اس میں آٹھ سو ترمیموں کے نوٹس دیئے جا چکے ہیں۔ جن میں سے پانچ سو لیبر پارٹی کی طرف سے پیش ہوئی ہیں۔

یونان کی موجودہ حالات کے پیش نظر لنڈن سے ۸ مارچ کی اطلاع کے مطابق فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ یونانی سمندر میں ایک برطانوی جنگی جہاز بھیجا جائے۔

لوزان سے ۷ مارچ کو اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سابق شاہ سیام کا نو سالہ بھتیجہ جو آج کل سوئٹزرلینڈ میں اپنی والدہ کے پاس مقیم ہے۔ سیام کا بادشاہ بنایا گیا ہے۔ اور نظم و نسق حکومت کے لئے ایک کونسل آف ریجنسی مقرر کر دی گئی ہے۔

اغوا کی وارداتوں کے متعلق ۸ مارچ پنجاب کونسل میں ممبر خزانہ نے ایک استفسار کے جواب میں اعداد بتائے جن سے ہندوؤں کا یہ پروپیگنڈا کہ پنجاب میں اکثر ہندو عورتیں اغوا ہوتی ہیں بالکل غلط ثابت ہوا۔ اعداد یہ ہیں گذشتہ تین برس میں ضلع جالندھر میں ۶۱ عورتوں کا اغوا ہوا۔ جن میں سے ۵۷ نابالغ لڑکیاں تھیں اور ایک بیوہ۔ ان میں سے ۲۴ مسلمان لڑکیاں ہیں۔ ۱۷ ہندو اور ۱۷ سکھ۔ ضلع ہوشیارپور میں اسی عرصہ میں ۹ لڑکیاں اغوا ہوئیں۔ جن میں سے چار مسلمان تھیں اور پانچ ہندو۔

پنجاب کونسل میں ۸ مارچ کو وزیر زراعت نے بتایا کہ حال میں ریلوں اور سڑکوں کے درمیان مقابلہ کا سوال پیدا ہو گیا ہے۔ ریلوں پر آٹھ ارب روپیہ لگا ہوا ہے اور اگر ریلوں کی آمدنی کو نقصان پہنچا۔ تو اس کا اثر ٹیکس دہندگان پر پڑے گا۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ سڑکوں پر زیادہ توجہ دی جائے۔

کانپور میں ۸ مارچ کی اطلاع کے مطابق آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا سولہواں سالانہ اجلاس ۲۰ تا ۲۲ اپریل منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ چونکہ پنڈت مالویہ نے اس کی صدارت قبول نہیں کی۔ اس لئے کسی دوسرے صدر کا انتخاب زیر بحث ہے۔

آل انڈیا انجمن خادم الحکمت لاہور جو جناب حکیم احمد دین صاحب احمدی موجد طب جدید کی سرپرستی میں ۲۴ سال سے کام کر رہی ہے۔ اس کا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱ اپریل کو شاہدرہ لاہور میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ چونکہ نامور اور مشہور لوگوں نے اس طبی اجتماع میں شریک ہونے کا وعدہ کیا ہے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اس دفعہ کا جلسہ

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی